بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہِ وَاَصْحَابِہِ اَجْمَعِیْن۔

ماہِ رجب

قرآن وحدیث کی روشنی میں ماہ رجب کے متعلق چند امور تحریر کررہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو قرآن وحدیث کے مطابق زندگی گزارنے والا بنائے۔ آمین، ثم آمین۔

۱) حرمت والا مہینہ: رجب اُن چار مہینوں میں سے ایک ہے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے حرمت والے مہینے قرار دیا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم الحرام اور رجب۔ (بخاری ومسلم)
ان مہینوں کو حرمت والے مہینے اس لئے کہتے ہیں کہ ان میں ہر ایسے کام جو فتنہ وفساد، قتل وغارت گری اور امن وسکون کی خرابی کا باعث ہو' سے منع فرمایا گیا ہے، اگرچہ لڑائی جھگڑا سال کے دیگر مہینوں میں بھی حرام ہے، مگر ان چار مہینوں میں لڑائی جھگڑا کرنے سے خاص طور پر منع کیا گیا ہے۔ ان چار مہینوں کی حرمت وعظمت پہلی شریعتوں میں بھی مسلّم رہی ہے حتی کہ زمانہ جاہلیت میں بھی ان چار مہینوں کا احترام کیا جاتا تھا۔

۲) ماہِ رجب میں کسی خاص نماز پڑھنے کا کوئی ثبوت احادیث صحیحہ سے نہیں ملتا ہے۔ نماز کے اعتبار سے یہ مہینہ دیگر مہینوں کی طرح ہے۔

۳) اس ماہ میں روزہ رکھنے کی خاص فضیلت کا کوئی ثبوت احادیث صحیحہ سے نہیں ملتا ہے۔ روزہ کے اعتبار سے یہ مہینہ دیگر مہینوں کی طرح ہے۔ البتہ رمضان کے پورے ماہ کے روزہ رکھنا ہر بالغ مسلمان پر فرض ہیں۔ اور ماہ شعبان میں کثرت سے روزہ رکھنے کا تذکرہ احادیث میں موجود ہے۔

٤) ماہ رجب میں نبی اکرم ﷺ نے کوئی عمرہ ادا کیا یا نہیں؟ اس بارے میں علماء ومؤرخین کی رائے مختلف ہیں۔ البتہ ماہ رجب میں عمرہ کی ادائیگی کی جاسکتی ہے۔ اسلاف سے بھی اس ماہ میں عمرہ ادا کرنے کے ثبوت ملتے ہیں۔ البتہ رمضان کے علاوہ کسی ماہ میں عمرہ ادا کرنے کی کوئی خاص فضیلت احادیث میں موجود نہیں ہے۔

٥) رجب کا مہینہ شروع ہونے پر نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگا کرتے تھے۔﴿اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَان اے اللہ! رجب اور شعبان کے مہینوں میں ہمیں برکت عطا فرما، اور ماہ رمضان تک ہمیں پہونچا﴾ (مسند احمد، بزاز، طبرانی، بیہقی)
لہذا ماہِ رجب کے شروع ہونے پر، ہم یہ دعا یا اس مفہوم پر مشتمل کوئی اور دعا مانگ سکتے ہیں۔
اس دعا سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے نزدیک رمضان کی کتنی اہمیت تھی کہ ماہِ رمضان کی عبادت کو حاصل کرنے کے لئے آپ ﷺ رمضان سے دو ماہ قبل دعاؤں کا سلسلہ شروع فرمادیتے تھے۔ ماہِ رجب کو بھی آپ ﷺ کی دعائے برکت حاصل ہوئی، جس سے ماہِ رجب کا کسی حد تک مبارک ہونا ثابت ہوتا ہے۔

٦) معراج کا واقعہ: اس واقعہ کی تاریخ اور سال کے متعلق، مؤرخین اور اہل سیر کی رائے مختلف ہیں۔ ان میں سے ایک رائے یہ ہے کہ نبوت کے بارہویں سال ۲۷ رجب کو ۵۱ سال ۵ مہینہ کی عمر میں نبی اکرم ﷺ کو معراج ہوئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

☆ اسراء کے معنی رات کو لے جانے کے ہیں۔ مسجد حرام (مکہ مکرمہ) سے مسجد اقصیٰ کا سفر جس کا تذکرہ سورہ بنی اسرائیل (سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی) میں کیا گیا ہے، اس کو اسراء کہتے ہیں۔

اور یہاں سے جو سفر آسمانوں کی طرف ہوا، اس کا نام معراج ہے، جس کا ذکر سورہ نجم کی آیات (ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی، فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی، فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی) میں ہے۔ اور احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے، یعنی صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کی ایک بڑی تعداد سے معراج سے متعلق احادیث مروی ہیں۔

☆ قرآن مجید کے ارشادات اور احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ اسراء و معراج کا تمام سفر صرف روحانی نہیں تھا بلکہ جسمانی تھا، یعنی نبی اکرم ﷺ کا یہ سفر کوئی خواب نہیں تھا بلکہ ایک جسمانی سفر اور عینی مشاہدہ تھا۔ یہ ایک معجزہ تھا کہ مختلف مراحل سے گزر کر اتنا بڑا سفر، اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے صرف رات کے ایک حصہ میں مکمل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جو اس پوری کائنات کا پیدا کرنے والا ہے، اس کے لئے کوئی بھی کام مشکل نہیں ہے، کیونکہ وہ تو قادر مطلق ہے، جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے تو ارادہ کرنے پر چیز کا وجود ہو جاتا ہے۔ معراج کا واقعہ پوری انسانی تاریخ کا ایک ایسا عظیم، مبارک اور بے نظیر معجزہ ہے جس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ خالق کائنات نے اپنے محبوب نبی اکرم ﷺ کو دعوت دے کر اپنا مہمان بنانے کا وہ شرف عظیم عطا فرمایا جو نہ کسی انسان کو کبھی حاصل ہوا اور نہ کسی مقرب ترین فرشتے کو۔

☆ واقعہ معراج کے مقاصد میں جو سب سے مختصر اور عظیم بات قرآن کریم (سورہ بنی اسرائیل) میں ذکر کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہم (اللہ تعالیٰ) نے آپ ﷺ کو اپنی کچھ نشانیاں دکھلائیں۔

☆ اس واقعہ کی مختصر تفصیل یہ ہے کہ رات کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ (فلسطین) براق پر لے گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے انبیاء کرام کی امامت فرماتے ہوئے نماز پڑھائی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو عالم بالا کی طرف لے چلے اور وہاں آسمانوں پر مختلف جلیل القدر انبیاء سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوئی۔۔۔ آخر آپ انتہائی بلندیوں پر پہونچ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہوئے۔ اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے اتنے قریب ہوئے کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا۔ اس موقع پر آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے ایک ایسے مقام پر ملاقات کا شرف حاصل ہوا کہ جہاں کسی فرشتے کو بھی رسائی حاصل نہیں ہے۔

☆ اس موقع پر آپ ﷺ کو پانچ وقت نماز کی فرضیت کا حکم ہوا۔ اس سفر میں آپ ﷺ کو جنت اور دوزخ کا بھی مشاہدہ کرایا گیا۔

☆ معراج کے واقعہ سے متعلق کوئی خاص عبادت ہر سال ہمارے لئے مسنون یا ضروری نہیں ہے۔

☆ معراج میں پچاس نمازیں امت مسلمہ پر فرض کی گئی تھیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے پر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے

تخفیف کا سوال کیا، چنانچہ دس نمازیں کم کردی گئیں۔ آپ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے پر اللہ تعالیٰ سے تخفیف کا سوال کرتے رہے، یہاں تک کہ صرف پانچ نمازیں فرض باقی رہ گئیں۔ لیکن احادیث کی روشنی میں' پانچ نمازیں پڑھنے پر ان شاء اللہ پچاس ہی نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

☆ صرف نماز ہی دین اسلام کا ایک ایسا عظیم رکن ہے جسکی فرضیت' زمین پر نہیں بلکہ ساتوں آسمانوں کے اوپر ایک بلندوبالا مقام پر معراج کی رات میں ہوئی۔ نیز اس کا حکم حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی اکرم ﷺ تک نہیں پہنچا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرضیتِ نماز کا تحفہ بذاتِ خود اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔

☆ معراج کے سفر میں آپ ﷺ کی جن جلیل القدر انبیاء کرام سے ملاقاتیں ہوئیں:

پہلے آسمان پر	حضرت آدم علیہ السلام سے۔
دوسرے آسمان پر	حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے۔
تیسرے آسمان پر	حضرت یوسف علیہ السلام سے۔
چوتھے آسمان پر	حضرت ادریس علیہ السلام سے۔
پانچویں آسمان پر	حضرت ہارون علیہ السلام سے۔
چھٹے آسمان پر	حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔
ساتویں آسمان پر	حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

محمد نجیب قاسمی، ریاض najeebqasmi@yahoo.com